نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ر — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ مع محصول للعہ

نمبر ۱۹ جلد ۱ — لودیانہ ۱۰ جولائی ۱۸۷۳ع — قیمت ۳ پائی

کوہ نور کے دو سوالونکے جوابات

۱ ہندوستان میں جھوٹی گواہی کا رواج کیوں بڑھتا جاتا ہی اور اسکا انسداد کیا ہی +

۲ کیفیت جو حکام اپنے ماتحتوں کی نسبت لکھتے ہیں وہ انکو جتائے کیوں نہیں جاتی +

سوال اول کچھ نیا سوال نہیں ہی اور نہ مجوزہ بر نفسکی بیماری کچھ نئی ہی بلکہ یہ مرض دیرینہ اور حالکہ [illegible] اور حاذق اطبا یعنے رفاہ اندیش اشخاص بھی اسکی علاج اور انسداد میں وقت بوقت تجویز فرماتے رہتے ہیں مگر افسوس کہ بجائے اصلاح کے دن بدن اسکی ترقی پائی جاتی ہی اس ملک میں کی ہوا سے کوئی ملک شاید محفوظ ہوگا ورنہ اس جگہہ تو اس نے لوگوں کے دلوں میں اپنا گھر بنا لیا ہی — ابتدائے زمانہ میں مقدمات کا قطعی انفصال اہل مقدمات کے حلف پر منحصر ہوتا تھا اور حلف ایسی خوفناک چیز سمجھی جاتی تھی کہ یکایک اسکے اٹھانے کا کسیکو حوصلہ نہیں پڑتا تھا مگر جو مقدمہ حلف سے تصفیہ پاتا تھا اُسکے فیصلہ میں فریقین میں سے کسیکو بھی حرف نہیں رہتا تھا اُس حلف کے نشانات اب بھی کچھ کچھ پائے جاتے ہیں مثلاً قرآن یا پوتھی کا اٹھوانا مسجد یا ٹھاکر دوارہ پر چڑھانا تھا کا فرضی گھر بنا کر اسمیں سے شئے متنازعہ کا اٹھانا وغیرہ — اب قانون اور عدالت حال نے اُس قاعدہ کو بالکل

کم قدر سمجھ کر مقدمہ کا مدار محض گواہوں پر ہی چھوڑا ہی اور یہ ظاہر ہی کہ ہر ایک مقدمہ کے اوائل میں جبکہ فریقین کی نیت کچھ تازہ بپا کرنیکی نہیں ہوتی ہر ایک امر کے واسطے گواہ قرار نہیں دیئے جاتے مگر جب نوبت بعدالت پہنچی ہی اور فریقین کو اپنے ثبوت میں گواہ دینا ضرور ہی پس وہ بجارتی یا استعارہ گواہوں کی طرف رجوع لاتے ہیں جو آب نادیدہ آگے سے ہی موزہ از پا کشیدہ تیار رہتے ہیں بہت سے معزز صورت اور شیعہ [illegible] اشخاص کچہریوں کے ارد گرد بتلاش اہل مقدمات پھرتے ہیں اور گزشتہ مقدمات میں اپنی کارگزاری کی سندات دیکر گواہ بننے کی درخواست کرتے ہیں اور جبکہ عدالت ایسے مصنوعی گواہوں کی چنداں تفتیش نہیں کرتی اور نہ اُنکے دل میں اُنکی طرف سے کچھ اندیشہ ہے اسواسطے بغرض مفاد خود حسب منی و آموخت فریق مقدمہ کھلا کھلی گواہی دیدیتے ہیں اور ایک دو روپیہ لیکر ایسے گھڑے گھڑائے گواہ بن جاتے ہیں کہ گویا وقوع مقدمہ کے وقت ذرا بھی علیحدہ نہیں ہوئے تھے — بعض صرف بلحاظ عوض معاوضہ شہادت دینے پر مستعد رہتے ہیں آج ایک شخص کیطرف ہوکر اُسکے مقدمہ میں گواہی دیدی کل اُس سے اپنے مقدمہ میں خاطر خواہ دلالی اور بعض محض بغض پتہ پر کمر بستہ ہوتے ہیں جب ایک فریق سے کسی موقع پر خفیف ناراضگی ہوگئی تو اُس عداوت کا بدلا اُسکے

برخلاف گواہی دینے میں نکالتے ہیں — بعض محض [illegible] اپنا احسان جتانے اور ایک فریق کو اپنا ممنون منت بنانے کے واسطے دروغگوئی اختیار کرتے ہیں اکثر اغراض کو طمع نفسانی مثل لالچ زر وغیرہ اس جگہہ مارنے پر آمادہ رکھتی ہی ایسے اشخاص کا شہادت ہی صرف پیشہ ہی [illegible] صبح ہوتے ہی بلاناغہ عدالت کے احاطہ میں آحاضر ہوتے اور برخاست کے وقت کچھ کچھ کیسہ میں ڈالکر گھر چلے جاتے ہیں اگر چار اُن میں سے شہادت حسب حقیقت ادا کرنے میں کیا ممکن کہ گھٹ بڑھ تول جائیں — مرد خواہ دوزخ جاوے خواہ بہشت انکا حلوا مانڈا کہیں نہیں جاتا — وہ جانتے ہیں کہ قانون ہمارا معاون ہے عدالت ہماری حامی اور حاکم مجوز دیدہ دانستہ گرفت نہیں کرتا پس پہلے دہکے دلیر گستاخ ہو [illegible] حاکم حقیقی کا بھی رہا سہا خوف دل سے اٹھا دیتے ہیں — عدالت فوجداری میں کسیقدر اندیشہ ہی سو انہیں کا کچھ ہر ایک کو شہادت دینے کا حوصلہ نہیں پڑ سکتا بخلاف دیوانی کے جو اُنکے نزدیک نری دیوانی ہی اگر قانوناً جھوٹی گواہی کی سزا کچھ زیادہ ہو جائے اور عدالت اُس سزا کو بے تعمیل معلق نہ چھوڑے اور حاکم مجوز اپنی کامل توجہ اور غور اس طرف مصروف رکھے تو ممکن ہی کہ اسکا انسداد کچھ کچھ صورت پکڑ جائے پھر انصاف خاطر خواہ اور حکام کو بھی اپنے احکم الحاکمین کے حضور میں سرخروئی حاصل ہووے اور بہت سے بندگان خدا جو جھوٹھ

بونے کے سبب اپنی تباہی آپ خرید رہے ہیں اُس ہلاکت آگ سے محفوظ رہیں جو عادل حقیقی نے جھوٹونکے لئے تیار کر رکھی ہے۔ مگر میری رائے میں اسکا کلی انسداد اُس وقت پر موقوف ہے جب کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہبی احکام کا جن سب کا مدار نسبت دروغگوئی قریباً یکساں ہے معلوم دیتا ہے براسخ الاعتقادی عالم اور عامل ہوجاوے اور دروغگوئی اور اُسکے مفاد کو خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ کیوں نہو اپنے حاکم حقیقی کے مخالف سمجھکر نہ اُسکو صرف باعث تحقیر اور ندامت دنیوی بلکہ سبب سیاہی و تباہی جہان آئندہ تصور کرے فقط باقی ہفتہ آئندہ

در جواب اعتراضات مرزا موحد صاحب لندنی

اخبار نور افشاں کے پرچہ نمبر ۵ مطبوعہ یکم مئی سنہ ۳ء میں ایک مضمون دربارہ مخالفت کثرت مناکحت مندرج ہوا تھا اُس کی تردید میں مرزا موحد نے پرچہ نمبر ۱۰ منشور محمدی مطبوعہ ۵ ربیع الآخر میں ایک مضمون تحریر کیا ٭

مضمون مذکور الصدر کے شروع میں مرزا صاحب نے نسبت پادریصاحبان کلمات ظرافت آنگیز اور نسبت اخبار الفاظ حقارت آمیز تحریر فرمائے ہیں ٭

خیر یہ کچھ افسوس کی بات نہیں۔ کیونکہ جب انسان مغلوب الغضب ہوتا ہے اُسکی عقل سلیم برجا نہیں ہوتی اور ایسی حالت میں اُسکا کوئی فعل تاسف کے قابل نہیں ہوتا ٭

سب کو معلوم ہے۔ کہ مرزا صاحب مشن کے دیرینہ نمکخوار ہیں اور نیز اجرائے نور افشاں کے پہلے بڑے مددگار تھے عوام کو معلوم ہے کہ ابتدا اجرا میں مرزا صاحب کسقدر سعی اور سرگرمی کے ساتھ نور افشاں کی ترقی کے خواستگار تھے۔ اور جگہ بجگہ اسکے مداح رہے اور تعریف گزار۔ مرزا صاحب کی نسبت اب بھی نور افشاں سے کوئی کام نار افشانی کا بظہور نہیں آیا۔ جس سے وہ اسقدر مشتعل ہوتے البتہ یہ ضرور ہے کہ پادری صاحب نے (جنکے پاس یہ کام کرتے تھے) کسی قصور کی عوض میں انکو برطرف کردیا۔ اور اُسکا عوض مرزا صاحب نے اس طرح ظاہر فرمایا۔ لیکن یہ امر ایک سنجیدہ مستقل مزاج آدمی سے نہایت بعید ہے۔ کہ وہ تابع غضب ہو کر انصاف کو ہاتھ سے چھوڑ دے۔ اور باقتضائے اعتراض نفسانی ایک حالت پر قائم نرہے اور اُس امر کی مذمت کرے جسکی تعریف میں پہلے مبالغہ تھا۔ مرزا صاحب اگر انصاف کو مد نظر رکھتے اور تعصب اُنکے دلپر حائل نہوتا تو وہ ہرگز ایسے اعتراض بے بنیاد نہ کرتے اور اسی لئے ہمارا یہ ارادہ نہ تھا کہ انکا جواب دیا جائے۔ لیکن تاہم اظہار اُن غلطیوں کا مناسب سمجھا۔ جو مرزا صاحب سے وقوع میں آئیں ٭

عبارت نور افشاں۔ میرے قیاس میں جو اشخاص کثرت مناکحت کے پابند ہیں انکو اگر بندۂ خدا کی جگہہ بندۂ شیطان کہیں تو بجا ہے ٭

مرزا صاحب۔ (۱) شیطان کو خالق سمجھنا اور خدا کی مخلوق کو اُسکا بندہ قرار دینا کس دین کا طریقہ ہے حضرت داؤد نے بہت سے بیاہ کئے تھے جنکو تم بھی جانتے ہو اور زبور کو کتاب آسمانی مانتے ہو۔ (۲) کثرت مناکحت کسی مذہب کی رو سے منع نہیں۔ مسیح نے جو نکاح نہیں کیا وہ جُدی بات ہے۔ کیونکہ مسیح کی پیدائش قدرت سے بلا استعمال نطفۂ بشری ہوئی تھی۔ لہٰذا اُنکی رجولیت کا ہونا مشتبہ ہے۔ اُنھوں نے اگر تمام جہان کو شادی سے منع کیا تو بہتر ہے ٭

جواب معلوم نہیں کہ مرزا صاحب نے بندہ کے معنی مخلوق کے کہاں سے نکالے ہیں اور شیطان کا خالق ہونا کہاں سے استنباط کیا ہے۔ ہمنے تو شیطانکو خالق نہیں کہا۔ فقط اسقدر کہا ہے کہ جو شخص کثرت مناکحت کرے۔ وہ بندۂ شیطان کہا جا سکتا ہے کیونکہ ہماری رائے میں کثرت مناکحت خدا کی مرضی کے خلاف ہے جو شخص خدا کی مرضی کے خلاف کرتا ہے وہ شیطان کی ہدایت پر چلتا ہے۔ اور جو شیطان کی مرضی پر چلتا ہے تو وہ گویا اُسکا بندہ اور فرمانبردار ہے۔ اور اِن معنوں میں بندہ کا لفظ بہت جگہہ مستعمل ہوا ہے۔ اور اِسکو خدا کے سوا اور کیطرف بھی مضاف دیکھا گیا ہے ٭

حافظ — بندۂ شاہ شمائیم و درگاہ شما

سعدی — بندۂ بارگاہ سلطانیم ٭

ظفر — بندہ ہوں اُنکا جو ہیں محبت والے

(۲) حضرت داؤد نے جو کثرت مناکحت کی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اُنکے اس فعل سے کثرت مناکحت جائز ہے۔ کیونکہ حضرت داؤد بیگناہ تصور نہیں کئے جاتے۔ بیشک وہ بشر تھے اگر بہ تقاضائے بشریت اُنسے لغزش ہوئی تو کچھ تعجب نہیں۔ جیسا کہ آپ توریت سے ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ کہ اس سے بھی سخت فعل اُنسے بظہور آیا اور زبور میں کہیں مناکحت یا کثرت مناکحت کا ذکر نہیں۔ نا معلوم کہ مرزا صاحب نے زبور کا حوالہ کہاں سے دیا۔ باقی ہفتہ آئندہ ٭

اخبارات ملکی و ولایتی

تباہی جہاز۔ کولمبیا نامی جہاز جب بلیج نامی بندر میں پہنچا ایک چٹان سے ٹکر لگی دو سو آدمی اُسمیں سوار تھے جن میں سے ۱۵ ڈوب گئے ٭

اڈیٹر ابیو بلیدر رہو انڈین مرر کی قوم ہی کہ مالک میں کریں صوبہ کالنس کی نوجوان لڑکیوں نے اس مضمون کے اقرار نامہ پر دستخط کیے ہیں کہ آئندہ کو ایسے شخص سے جو شراب پیتا ہی کوئی شادی نہ کرینگی فقط

جاپان سال گذشتہ کی قحط سالی سے کہ جو مہاجن بھاگ گئے تھے اب خبر ہی کہ قریب ہزار کو بصورت اجازت ملکی ہی کہ واپس آجائیں فقط

اژدہائے عجیب مقام پودوکوٹہ ایک ہندوستانی ریاست تین چار پہاڑیوں کے نشیب میں واقع ہی جہاں ایام برسات میں بہت نالے بہتے ہیں اور بعضے دلدلوں میں خوفناک اژدہے ہوتے ہیں ان دنوں ایک اژدہا اکیس فٹ لمبا نمودار ہوا ایک عورت مع بچہ کے جاتی تھی اس پر اُسنے حملہ کیا عورت ڈر کر کانپنے لگی اور بچہ اُس کی گود سے گر پڑا اژدہا بچہ کے اردگرد لپٹ گیا اور کئی ایک جگہ کاٹنے کے بعد اُسے نگل گیا عورت چلاتی اور واویلا کرتی ہوئی شہر کو بھاگی یہ سنتے ہی ڈاکٹر صاحب جانسٹن صاحب مع ایک اور صاحب کے موقع پر گئے اور سات گولیاں چلائیں مگر آٹھویں گولی اژدہا مذکورہ کے سر میں لگی جس سے وہ فوراً مر گیا قبل از مرنے کے ایک صاحب پر بھی حملہ کیا تھا لیکن وہ بھاگ گیا +

مہم خیوا ۹ جون کو جنرل کافمین نے قلعہ کارس کا جو دریائے آمو کے بائیں کنارہ پر واقع ہی محاصرہ کیا فوج دشمن پھر بھاگ گئی +

کلکتہ ہوگلی کالج کے چند طلبا نے معلم کے برخلاف سخت سرکشی کی جس پر جناب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال نے دو طلبا کو بالکل خارج فرمایا اور چار کو تا اختتام سال حال نکال دیا اور باقیوں پر جرمانہ فرمایا معلوم دیتا ہی کہ ان سزا یافتہ طلبا کے نام صاحب رجسٹرار یونیورسٹی کی خدمت میں بھی بھیجے گئے ہونگے تاکہ کسی نوع سے جو کہ دیگر امتحان یونیورسٹی میں داخل نہ ہو جاویں +

سرحدی خبریں

ڈیرہ اسمعیل خاں سے خبر ہی کہ سردار ولی محمد خاں حاکم کرم حسب الحکم امیر صاحب حسن خیل کے ۔۔ کابل کو گیا ہی اُسکی غیر حاضری میں فتنہ پوگ خیل نے جو کورم میں بڑا زور رکھتا ہی سرکشی کی سلسلہ کو شروع کیا انہیں چار سو مجموعہ لگایا تھا جنہیں خرچ فرار دفتر مذکور ایک لڑائی ہوئی سنا ہی کہ ابن جان ملازم سردار ولی محمد خاں فرقہ منگل اور مقبل کا محکوم مدعی تھا کوکی خیل کے چند آدمیوں نے اُسے اسیر کر لیا جب یہ خبر مستوفی عبدالعلیخان کو جو بجائے سردار ولی محمد خاں کے کام کر رہا تھا پہنچی اُس نے فرقہ مذکور کے لوگوں کے پاس پیغام صلح بھیجا مگر انھوں نے نہ مانا اور مع ناظر عبد اللہ خاں کے کوہ سفید پر فرقہ توری کے پاس چلے گئے +

مستوفی عبدالعلیخان نے امیر صاحب اور سردار محمد خان سے مدد کیلئے درخواست کی ہی اس لئے کہ اُسکے پاس صرف ایک رجمنٹ پیادگان اور چھ ۔۔ توپیں کورم میں ہیں اور خیال کرتا ہی کہ اگر فرقہ توری بیچ پوگ خیل متفق ہوکر حملہ کریں تو اُسکا توپخانہ غارت کیا جائیگا اور اغلب ہی کہ فرقہ حاجی مقبل اور منگل بھی اُن سے مل جاوینگے اور کورم ہاتھ سے جاتا رہیگا +

امیر کابل نے اس خبر کے سنتے ہی سردار ولی محمد خاں کو مع دو رجمنٹ پیادگان و دو رسالہ اور ایک توپخانہ کے روانگی کا حکم دیا کہ جبتک کہ ناظر عبداللہ جان دشمنوں سے چھوڑ نہ جائے تب تک لڑائی بند نہ کی جائے ۔ اُنکی رسائی [illegible] صاحب کامیاں ہو کہ ایک قافلہ سوداگران کا خراسان کو جاتا تھا جب وے مقام وگھیر پر پہنچے رات کے وقت چار سو مردمان فرقہ جمعیت اور عبدالرحمن خیل نے ان پر حملہ کیا اس لئے کہ قافلہ کے لوگ مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے تھے انھوں نے تمام اپنا مال و اسباب دشمنوں کے حوالہ کر دیا اور جاکر فاریل کے ملک کنٹیر خان پاس فریاد کر کے ملتجی امداد ہوئے +

کارسپانڈنٹ پشاور قطراز ہی کہ مقرب شاہ رئیس میان گان فرقہ کاکا خیل نے جو ایک مشہور متمول ہی اپنے بیٹے کو مع بارہ ہزار روپیہ کے شاہ کاشغر کی خدمت میں بھیجا ہی لئے کہ شاہ نے اپنی دختر کی شادی کا اُس سے کیا ہی شاہ موصوف نے اُس وعدہ کو ایفا کر کے اپنے ۔۔ بہت سا زر نقد دیکر اُسے اُسکے وطن میں واپس بھیجدیا + انڈین پبلک اوپنین +

یہ بھی خبر ہی کہ فوجداران مرغیان کابل نے امیر پاس جاکر شکایت کی کہ سپاہ کو تنخواہ برابر نہیں ملتی اور باشندگان کابل اور اقوام گردنواح پر ظلم ہوتا ہی اور لوگ جبراً سپاہ میں بھرتی کئے جاتے ہیں امیر نے یہ شکایت سنکر وعدہ کیا کہ آئندہ کو ان باتوں کا تدارک کیا جائیگا +

اشتہار

دو خوش نویس مطبع مشن لودیانہ میں بمشاہرہ عه و ۸ ماہواری مطلوب ہیں جس شخص کو منظور ہو نمونہ تحریر اپنی کا لکھکر بخدمت صاحب مہتمم مطبع بھیجدیوے ورنہ خود آکر حاضر ہووے +

لودیانہ امام الدین و غلام محمد ساکنان لاہور اس مطبع میں چند عرصہ سے خوش نویس تھے دونوں نے متفق ہوکر ادائے فرائض اپنے سے پہلو تہی اختیار کی و نیز کچھ عرصہ سے مطبع میں آنا ترک کر دیا علاوہ بریں یہ شرارت کی کہ باوجود وصول کرنے تنخواہ ماہواری کے بنام منشی نظام الدین صاحب مہتمم مطبع کے عدالت خفیفہ میں درباب عدم وصولیت تنخواہ کے نالش کر دی غلام محمد نے ماعه کی بابت تنخواہ چھ ماہ کے اور امام الدین نے ۸ کی بابت تنخواہ دو نیم ماہ کے ۔ صاحب جج عدالت خفیفہ نے بعد گذرنے گواہان و ثبوت کامل کے جانب منشی نظام الدین صاحب سے دونو مقدمات کو خارج فرمایا +

انتخاب تار برقی

۱۰ جون کو بمبئی شاہ فارس سہ جولائی کو روانہ جانب فارس بخلاف مشہور ہونگے سیمران فارس نے شاہ کے ۲ لاکھ نقد بطور نذرانہ دینا منظور کر لیا ہی ایفا [illegible] سٹمبرگ کی اخبار لکھتا ہے کہ بذریعہ تار برقی [illegible] خبر ملی کہ خان خیوا نے اپنے تئیں روسیوں کے حوالہ کر دیا اور انھوں نے خیوا پر تسلط کر لیا +

از ابتدا ۲۲ تا ۲۷ جون [illegible] جات و حالات ذیل [illegible] +

۷	۵	۵	۳

شفاعت کے بیان میں

خدا کے ساتھ میل کسطرح ہو یہہ نہایت سوال قابل غور ہے قرآن میں
اسکا ایک جواب صاف لکھا ہے دیکھو سورہ بقر رکوع ۲۵ احسنوا
ان الله یحب المحسنین یعنے نیکی کرو تحقیق الله دوست
رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو اور پھر سورہ مائدہ رکوع ۱۰ نجات کی
چند شرطیں باندھی ہیں جیسا کہ لکھا ہے من آمن بالله الیوم
الآخر وعمل صالحا فلا خوف علیهم یعنے اور جو کوئی ایمان
لاوے ساتھ الله کے اور روز پچھلے کے اور کام کرے اچھے پس
نہیں خوف اوپر اُن کے۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ نیک عمل۔ اور خدا
اور روز آخری کے ماننے سے نجات حاصل ہوگی لیکن ہم یہہ عرض
کرتے ہیں کہ یہہ شرط نجات کی جو خود بخود نیک اور قابل تسلیم ہے کے
لئے اچھی ہے جو بذات خود نیکوکار ہیں نہ کہ ہم جیسے بدذات اور خطاکاروں کے
لئے اور یہہ واضح ہو کہ ہم بیچارے پیدایش کے گنہگاروں سے یہہ حکم
پورا نہیں ہو سکتا اور ظاہر ہے کہ جو شریعت یعنے احکام الہی کے کل سے
راست ٹھہرے گا تو فرض ہے کہ وہ شریعت کے کل حکموں کو
پورا کرے۔ سیواسطے گلاتیوں کی ۲-۱۶ میں لکھا ہے کہ کوئی بشر
شریعت کے کاموں سے راستباز نہیں گنا جائیگا۔ اور کیوں نہ گنا
جائیگا اسلئے کہ وہ شریعت کے حکموں کو عمل میں نہیں لاتا بلکہ نہیں لا سکتا
غرضکہ یہہ تعلیم مذکورہ بالا یعنے کہ انسان نیکی سے نجات پائیگا عام
لوگ مان بھی لیتے ہیں مگر باعث نالیاقتی کے جو بسبب گناہ کے
ہے ہم ان پاک حکموں کو عمل میں نہیں لا سکتے اس سبب سے
اکثر شفاعت کنندہ کا اپنے تئیں محتاج بتلاتے ہیں چنانچہ اہل اسلام
محمد صاحب کو شفیع مانتے ہیں اور عیسائی بھی ایسی بات کے
مقر ہیں کہ ہمکو شفیع کی بڑی ضرورت ہے اسیطرح ہندو بھی کہدیتے
ہیں۔ تو سوال یہہ پیش ہے کہ شفاعت کنندہ کی کیا خاص علامت
ہونی چاہیئے۔ جواب یہہ کہ وہ خود ضامن ہووے مثلاً گر زید مقروض
ہو کر قید ہو جاوے اور یہہ حکم ہوا ہو کہ جبتک قرضہ کل ادا نہو رہا نہ
کیا جائیگا اور اسکے دو دوست ہوں یعنے عمرو و بکر عمرو سرکار میں
جا کر صرف سفارش کرے تو ظاہر ہے کہ اسکی سفارش منظور نہوگی
کیونکہ سفارش بذات خود حکم کے خلاف ہے پھر بکر اپنی طرف سے زید کا کل قرضہ
ادا کر کے سرکار میں اسکی رہائی کی درخواست کرے تو بیشک
اسکی درخواست منظور ہوگی کیونکہ یہہ درخواست منظوری کے
لائق ہے اور اگر کسی باعث سے سرکار موصوف زید کو رہا نہ کرے
اور بکر کے روپیہ بھی نہ لیوے تو یہہ نہایت بے انصافی
ہوگی پس ہم بیچارے گناہ گاروں کو کوئی ایسا شفیع چاہیئے کہ جو نہ صرف
شفاعت کرنے کو تیار ہو بلکہ ہم سبھوں کا قرضہ بھی ادا کر دیا ہو کیونکہ
بغیر ادائے قرضہ کے اُسکو شفاعت کی لیاقت حاصل نہیں ہو
سکتی۔ اور دوستو ہمنے نہیں سنا کہ علاوہ خداوند مسیح کے کسی اور
نے ہماری رہائی کے واسطے فدیہ دیا ہو۔ دین ہنود کے بموجب
تو اوتار بہت ہوئے اور رہے اور گو کہیں ہدایت کر گئے پر یہہ دعویٰ
تو کہیں نہیں پایا جاتا کہ اُنمیں سے کسی نے فدیہ دیکر خدا سے
ہمارا میل کرا دیا ہو اور نہ محمد صاحب کے حق میں یہہ دعویٰ صادق
آسکتا ہے بلکہ وہ تو صرف ہدایت کرنیکو آئے تھے لیکن خداوند مسیح نے
یہہ صریح دعویٰ کیا ہے کہ میں گناہگاروں کے بچانیکو آیا ہوں
ہدایت کرنیکو نہیں۔ پس خدا کے ساتھ میل کسطرح سے ہو
جواب مسیح عیسیٰ کے وسیلے سے کیونکہ اُس نے ہمارا قرض ادا
کیا اور وہ اس بنیاد پر شفاعت کی لیاقت رکھتا ہے کیونکہ وہی
دوست اور ضامن اور ضمانت اور شفیع ہے اور اسکی شفاعت
سے خدا تعالیٰ کل خلقت کا منصف کبھی انکار نہ کریگا +

غزل من تصنیف تمنا ساکن سکندر آباد

جس نے دس حکموں کو یہاں انکے نہ مانا ہوگا
وقت انصاف کے کیا اُس کو بہانہ ہوگا

سب گناہوں سے بری ہو کے خوشی سے سب کا
میرے عیسیٰ کی حضوری میں ٹھکانا ہوگا

گر ترے فضل پہ شامل ہو مسیحوں میں فرد
ورنہ پچھتانے کا آخر کو زمانہ ہوگا

جو مسیحی ہیں وہ سب ہونگے خوشی سے خوش دل
اے گنہگارو تمہارا نہ ٹھکانا ہوگا

میں بھی حاضر ہوں پڑا ہوں ترے دربار میں آ
آگ دوزخ سے مسیح جلکو بچانا ہوگا

خیر میں کہتا ہوں مسیح ہیگا بچانے والا
گرچہ ظاہر میں تمنا نے نہ جانا ہوگا

گندی باتوں کا بیان

نہیں باز رہتی ہماری زباں
کریں گندی باتوں کا کیا کیا بیاں

کریں گندی باتیں وہ دن بھر تمام
یہی تذکرہ ان کا ہر صبح و شام

وہ بازار و کوچہ میں گھر میں سدا
انہیں گندی باتوں کا دورہ ہو گیا

ہر دم وہ مستہ میں یہی معاملہ
بکیں گندی باتیں کریں فیصلہ

مصیبت میں جسوقت ہو مبتلا
خدا انکو بھی صلواتیں دیویں سنا

دے انکے لڑکا بھی ہو بیہودہ دبنگ
کہ بگڑ چلا ہیں ماں باپ کا ڈھنگ

وہ جسوقت لڑنے کو ہوں استوار
وہ پھر گالیاں بکتے ہیں بے شمار

سنیں اپنے گھر میں جو دشنام جنگ
تو خربوزہ سے بگڑے خربوزہ رنگ

اگر والدیں انکے ہوں نیک ذات
وہ لڑکوں کو سکھلائیں گندی بات

ولیکن یہہ انکا بڑا پیار ہے
جو دے گالیاں لڑکا ہوشیار ہے

کہ منہ ہاتھ لڑکے کا وہ چوم کر
خوشی ہو کے دشنام دیں تر بتر

کریں دیکھو لڑکے کو کیا عاق وہ
سکھائیں تہذیب اخلاق وہ

سخن نیک بولو دلاویز تم
کرو گندی باتوں سے پرہیز تم

رسید زر

پادری جے گری صاحب سکندرآباد	۱ روپیہ
میاں فیض محمد صاحب خلف ارشید میاں غلام جیلانی صاحب ڈیرہ اعظم کپور تہلہ	۱۲ آنہ
فقیر سید زین العابدین صاحب ہیڈ چیف کورٹ پنجاب	۱۲ آنہ
بابو دیپت رائے صاحب ہیڈ چیف کورٹ پنجاب	۱۲ آنہ
جی اس منبول صاحب	۱۲ آنہ
پنڈت میاں بیج ناراین خلف پنڈت سوتی لعل صاحب	۱۲ آنہ
بابو ابیر چند صاحب ہیڈ کلارک کچہری ضلع جالندھر	۱۲ آنہ
میاں سعید الله شاہ صاحب رئیس جالندھر	۱۲ آنہ
رکن الدین عیسائی سکریچر ریڈر	۱۲ آنہ

مطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری وییری صاحب چھاپا گیا